28 230

جلد ۱ | ۲ ماہ اخاء ۱۳۲۶ہش | ۱۷ ذوالقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور یکم اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۴ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ
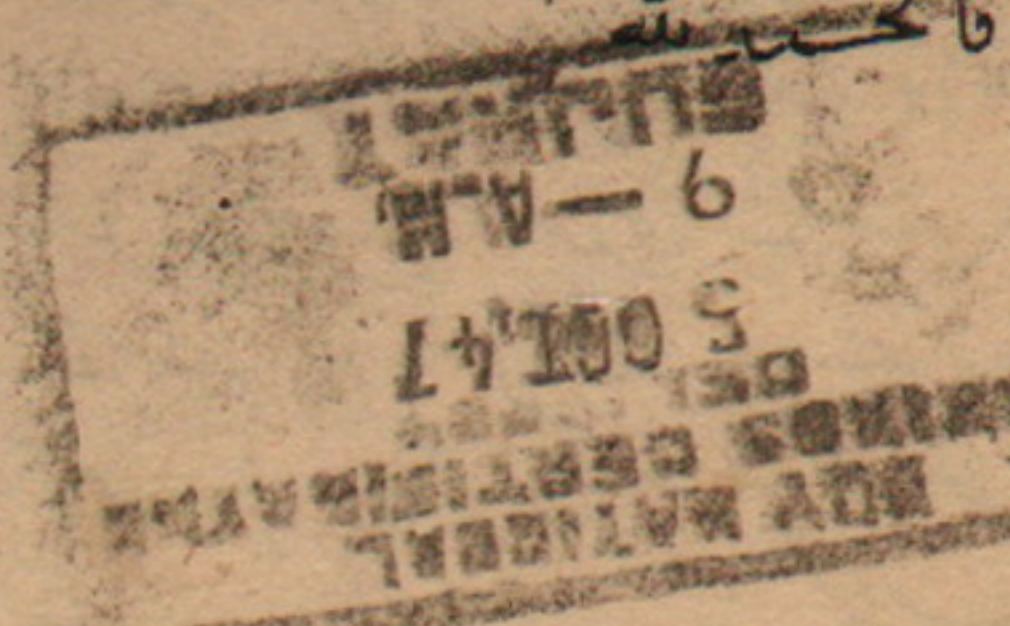
Digitzed by Khilafat Library Rabwah

قومیں اخلاق سے بنتی ہیں

مسلمانوں کو اس وقت اخلاق کی سخت ضرورت ہے

پاکستان اور ہندوستان کی دو الگ الگ گورنمنٹیں بننے پر سابق نظام حکومت چونکہ درہم برہم ہو گیا۔ اس لئے ہر چیز کو اٹھا کر نئے سرے سے دوسری جگہ رکھا جا رہا ہے۔ ہندو چونکہ پہلے سے ملازمتوں میں زیادہ تھے۔ ہندوستان یونین کے محکموں میں اتنی ابتری پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن پاکستان گورنمنٹ کے محکموں میں بہت زیادہ ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ ہر محکمہ کے لئے کافی آدمی مہیا نہیں ہو رہے۔ اور اس وجہ سے جس کام کے لئے دس آدمی چاہئیں پانچ میسر آتے ہیں۔ یہ خرابی اس وجہ سے اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کہ ابھی بہت سے مسلمان ملازم مشرقی پنجاب اور باقی ہندوستان میں رکے پڑے ہیں۔ ان کو ابھی تک مشرقی یا مغربی پاکستان میں پہنچایا نہیں جا سکا۔ اگر وہ آ بھی جائیں۔ تب بھی پاکستان کے تجربہ کار کارکنوں میں بہت بڑی کمی رہ جائیگی لیکن ان کے نہ پہونچنے کی وجہ سے تو بہت زیادہ کمی واقعہ ہو گئی ہے۔ اس کا علاج حکومت کے پاس کوئی نہیں۔ اس کا علاج خود مسلمان ملازموں کے ہاتھ میں ہے۔ آج ہر مسلمان کو چھ گھنٹے کی بجائے دس یا بارہ گھنٹے دفتر میں کام کرنا چاہیئے۔ اور ایک ایک منٹ کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیئے۔

لیکن مختلف دفاتر سے جو شکائتیں ہمیں پہنچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس محکمہ میں دس آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور وہاں پانچ کام کر رہے ہیں۔ وہ پانچ آدمی بجائے دس یا بارہ کا کام کرنے کے اپنا سارا دن ان شکائتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ کہ ہم پانچ آدمی دس کا کام کس طرح کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کام پانچ کا بھی نہیں ہوتا۔ صفر کے برابر رہ جاتا ہے۔ اس مرض کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے۔ ہر پاکستانی ملازم کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ حکومت کا استحکام اسی کی کوششوں پر منحصر ہے۔ ہر پاکستانی ملازم کو یہ محسوس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ پاکستانی عمارت کا ایک ستون ہے۔ جس کی کمزوری سے عمارت میں کمزوری واقع ہو جائے گی۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہر پاکستانی ملازم کو یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ پاکستانی حکومت کو قائم کرنے کی ذمہ داری صرف اس پر ہے۔ اور وہ اس کے لئے خدا اور اس کے رسول کے سامنے جواب دہ ہے جب یہ روح پاکستانی ملازموں میں پیدا ہو جائیگی تو یقیناً اس بھنور میں پھنسی ہوئی کشتی کو کنارے تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پاکستان کے ملازموں پر دو ذمہ داریاں ہیں ایک اچھے شہری کی ذمہ داری۔ جو یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ انگلستان۔ روس۔ اور دوسری مہذب گورنمنٹوں کے شہری ادا کر رہے ہیں۔ اور ایک ملت اسلامیہ کی ذمہ داری جو ایک اچھے شہری کی ذمہ داری کے علاوہ ہے۔ ایک یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کا شہری جو زور خرچ کرتا ہے صرف اس لئے خرچ کرتا ہے۔ کہ اس کی حکومت مضبوط ہو جائے۔ اور با عزت زندگی بسر کر سکے ایک انگلستان کا شہری۔ یا ایک روس کا شہری جتنا زور اپنی حکومت کے استحکام میں لگاتا ہے۔ وہ صرف اس کے اچھے شہری کی ذمہ داری تک محدود ہوتا ہے۔ لیکن پاکستان کے ہر شہری پر اور اس کے ہر کارکن پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ اس نے اپنی حکومت کو بھی مضبوط کرنا ہے۔ اور اس نے اسلام کے بچے کھچے آثار کو بھی محفوظ رکھنا ہے۔ پس یورپ اور امریکہ کے اچھے شہریوں کی نسبت اس کی ذمہ داریاں دگنی ہیں۔ اور اسکو یورپ اور امریکہ کے اچھے شہریوں سے بھی دگنی محنت کرنی چاہیئے۔ اگر اس ذمہ داری کا احساس نہ کیا گیا تو آنے والے خطرات کا مقابلہ پاکستان نہیں کر سکے گا لیکن اگر ان ذمہ داریوں کا احساس کیا گیا۔ تو یقیناً پاکستان محفوظ رہے گا۔ اور وہ طاقت پکڑتا چلا جائے گا۔

ہمیں یہ بات نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ ہمارا ملک انگلستان سے بہت بڑا ہے۔ اور صرف مشرقی پاکستان کی آبادی انگلستان کی آبادی کے قریباً برابر ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ پچھلے دو سو سال میں انگلستان نے جو شوکت حاصل کی۔ وہ صرف مشرقی پاکستان کے افراد کی بدولت پاکستان حاصل نہ کر سکے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اس کی ساری ذمہ داری پاکستان کے کارکنوں پر ہوگی۔ اور صرف اسی وجہ سے اس میں ناکامی ہوگی۔ کہ انہوں نے اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہ کیا۔ آج پاکستان کے ہر کلرک۔ ہر منشی۔ ہر چپڑاسی۔ ہر افسر ہر ماتحت کو اپنے سابقہ احساسات دل سے یکدم نکال دینے چاہئیں۔ پہلے وہ کلرک تھا منشی تھا۔ چپڑاسی تھا۔ دفتری تھا۔ افسر تھا یا ماتحت تھا۔ اب وہ ایک عظیم الشان آزاد حکومت کا بانی ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ ایک ایسی عمارت تیار کر سکتا ہے۔ جو تاج محل سے بھی زیادہ شاندار ہو۔ اس کی قربانیاں اگر انسانوں کی نظر سے پوشیدہ رہیں گی۔ تو خدا تعالےٰ کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہیں گی۔ انگلستان۔ فرانس اور امریکہ نے گزشتہ جنگوں میں اپنے سپاہیوں کا حوصلہ صرف اس تدبیر سے بڑھا دیا۔ کہ جنگ کے بعد ایک غیر معروف سپاہی کی لاش کو ایک قومی یادگار کا رتبہ دے دیا جائے گا۔ ایک غیر معروف سپاہی کی یادگار بنانے کا اعلان اگر سارے سپاہیوں میں ایک زندگی کی روح پیدا کر سکتا ہے۔ اور موت کو ان کی آنکھوں میں حقیر بنا کر دکھا سکتا ہے۔ تو کیا پاکستان کا ہر کارکن اپنے نفس کو یہ کہہ کر بلند نہیں کر سکتا۔ کہ میرا کام خواہ دنیا کی نظروں میں نہ آئے لیکن میرے کام کی وجہ سے جب پاکستان کی بنیادیں مضبوط ہو جائینگی۔ تو یقیناً میرا کام قیامت تک مسلمانوں کی نظروں میں رہے گا۔ اور خواہ وہ میرا نام نہ جانتے ہوں۔ مگر ہر کامیابی کے موقعہ پر ان کے دلوں سے یہ دعا نکلے گی کہ خدا اس کا بھلا کرے۔ جس نے پاکستان کی بنیادوں

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

کو مضبوط کیا تھا۔

پس اے عزیزو! اپنے وقت کو رائیگاں ہونے سے بچاؤ۔ لغو بحثیں اور فضول گفتگوئیں دوسروں پر چھوڑ دو۔ ہر دفتر کو مضبوط بنا دو۔ ایسا مضبوط کہ آج کا کوئی کام کل پر نہ پڑے۔ بلکہ کل کا کام بھی آج ہی کیا جائے نظام کو توڑنے کی بجائے اس کو مضبوط کرو۔ کہ کوئی دفتر نظام کے بغیر چل نہیں سکتا نظام شکایتوں سے نہیں بنا کرتے۔ قربانیوں سے بنا کرتے ہیں۔ اگر کوئی افسر تمہاری حق تلفی کرے گا۔ تو تمہاری نظام کی پابندی خود اس کی بد دیانتی کو آشکارا کردے گی اور تمہارے اچھا کام کرنے سے بُرا کام کرنے والے افسروں کی حقیقت آپ دنیا پر روشن ہو جائے گی۔ نیکی آخر دنیا میں غالب آتی ہے۔ قربانی آخر لوگوں کی توجہ کو کھینچ لیتی ہے۔ اگر ماتحت عملہ دیانتداری پر قائم ہو جائیگا تو افسر بھی دیانتداری پر مجبور ہو جائیگا۔ بد دیانت افسر یا ماتحتوں کے ذریعہ سے ہی حکومت کر لیتے ہیں۔ اگر ماتحت دیانتدار ہو جائیں۔ تو بد دیانت افسر یا اپنا رویہ بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے یا پھر ذلیل ہو کر نکل جاتا ہے۔ مگر یہ طریق بھی غلط ہے کہ افسر کو ہمیشہ ذلیل سمجھا جائے دیانتدار عنصر ہر گروہ اور ہر گروپ میں ہوتا ہے۔ پس جہاں دیانتداری پائی جائے۔ اس کی قدر کرو۔ اور صرف کسی شخص کے دوسرے گروپ میں شامل ہونے کی وجہ سے اس کی حقارت نہ کرو۔ اس کے کام کی تذلیل نہ کرو جو افسروں میں دیانتدار ہیں وہ بھی عزت کے قابل ہیں۔ اور جو ماتحتوں میں دیانتدار ہیں۔ وہ بھی قوم کے سردار ہیں۔ اپنے عمل سے ان کو شرمندہ کرو۔ جو دیانتدار نہیں۔ اور اپنے عمل سے ان کو تقویت دو۔ جو دیانتدار ہیں۔ تاکہ پاکستان کا ہر محکمہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کرنے لگ جائے۔ ہم پاکستان کے ہر شہری سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اسے اس کام میں پاکستان کی حکومت کی مدد کرنی چاہیئے۔ آخر یہ افسر اور کلرک آپ کے بھائی بند ہیں۔ آپ کا بھی فرض ہے۔ کہ ان کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلائیں۔ ان کی کوتاہیاں آخر آپ کے لئے بھی تباہی کا موجب ہونگی۔ اور ان کی فرض شناسی آپ کی عزت اور آپ کی حفاظت کا موجب بنے گی۔

پس اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں اور دوستوں کو جو سرکاری محکموں میں ہیں ان کے فرض کی طرف توجہ دلاؤ۔ اور ان سے ایسے کام کروانے کی ہرگز کوشش نہ کرو۔ جس

سے ان پر رعائت کا الزام لگے۔ اور وہ بد دیانتی کے مرتکب ہوں۔ اس صورت میں آپ ایک پیسے کا فائدہ تو اٹھائیں گے۔ لیکن ہزاروں ہزار کا نقصان کردیں گے۔ وہی شہری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ جس کی حکومت مضبوط، مستحکم اور دیانتدار ہو۔ چین کی آبادی چالیس کروڑ ہے۔ لیکن اس کے شہری کو وہ عزت حاصل نہیں۔ جو انگلستان آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ اور یونائٹڈ سٹیٹس امریکہ کے شہری کو حاصل ہے۔ اسی لئے کہ یہ ملک گو چھوٹے ہیں۔ مگر ان کی حکومتیں مستحکم اور مضبوط ہیں۔ اور حکومتیں اسی لئے مستحکم اور مضبوط ہیں۔ کہ ان کے کارکن دیانتدار اور محنتی ہیں۔ پس ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ سارا زور استعمال کرکے حکومت کے محکموں کو دیانتدار بنائے۔ اور دیانتداری کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ صرف تمہارا حق ادا ہو۔ بلکہ دیانتداری کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر شخص کا حق ادا ہو۔ یہ دیانتداری نہیں کہ آپ لوگ اس کی تعریف کریں۔ جس نے آپ کا حق ادا کر دیا۔ یا جس سے آپ اپنا حق کسی لحاظ سے ادا کروا سکیں۔ دیانتداری یہ ہے کہ قطع نظر کسی تعلق اور رعائت کے ہر پاکستانی شہری کا حق ادا کیا جائے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ امیر ہو یا غریب اور پاکستان کا ہر کارکن محنت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرے۔ یہاں تک کہ اگر اسے اپنے مقررہ

وقت سے دوگنا وقت بھی دفتر میں صرف کرنا پڑے۔ تو اس سے دریغ نہ کرے۔ اگر پاکستان کے کارکن اس معیار اخلاق پر قائم ہو جائیں۔ اور اگر پاکستان کا ہر شہری اپنا حق لینے کی بجائے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو جو مختلف دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔ اس امر کی طرف توجہ دلائے کہ محنت سے کام کرو۔ دیانت سے کام کرو۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے جذبہ سے کام کرو۔ پاکستان کو دنیا کی حکومتوں میں ایک معزز جگہ دلانے کی نیت سے کام کرو تو یقیناً نتائج شاندار ہونگے۔ ہمارے زخم مندمل ہو جائیں گے۔ ہمارے نقصانات خدا تعالےٰ دوسرے ذرائع سے پورے کردیگا اور ان لاکھوں مسلمان مظلوموں کے دل کی آگیں بجھ جائینگی۔ جن کو اس تغیر کی وجہ سے ایسا نقصان پہنچا ہے۔ کہ سینکڑوں سالوں میں بھی دوسری قوموں کے افراد کو نہیں پہنچا۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

فضل کے ہاتھوں سے اب اسوقت کر میری مدد
کشتیٔ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

کس طرح نپٹیں کوئی تدبیر کچھ بنتی نہیں
بے طرح پھیلی ہیں یہ آفات ہر سو ہر کنار

تیرے ہاتھوں سے مرے پیارے اگر کچھ ہو تو ہو
ورنہ فتنہ کا قدم بڑھتا ہے ہر دم سیل وار

اک نشاں دکھلا کہ اب دیں ہو گیا ہے بے نشاں
رحم کر بندوں پہ اپنے تا وہ ہوویں رستگار

(درثمین)

خاکسار:۔ دوست محمد واقف زندگی

قادیان سے آمدہ اطلاعات

پناہ گزینوں اور پُر امن شہریوں پر سختیاں

قادیان سے آمدہ تازہ اطلاعات نہائت تشویشناک ہیں۔ چند سپاہی ایک مکان میں جس کا نام "آشیانہ مبارک" ہے۔ اور جس میں پناہ گزین مقیم ہیں گھس گئے اور عورتوں کی بے عزتی کرنا چاہی۔ جس سے انہیں سختی سے روکا گیا۔ تب انہوں نے یہاں کے مقیم مردوں اور عورتوں کو الگ الگ کر دیا۔ اور مردوں میں سے جتنے جوان عمر اور مضبوط صحت کے تھے۔ انہیں حکم دیا۔ کہ وہ شہر کی طرف چلیں۔ مگر ان کے روانہ ہونے کے بعد پیچھے سے ان پر فائر کرنا شروع کر دیئے۔ جس سے چار آدمی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

کنوائے کی تلاشیاں نہ لینے کے بارے میں جو سمجھوتہ پاکستان اور انڈین یونین کے درمیان ہوا تھا۔ اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جو کنوائے قادیان سے آتے ہیں۔ ان کی لمبی لمبی تلاشیاں کی جاتی ہیں۔ اور لائسنس دار اسلحہ بھی پولیس اپنے قبضہ میں کر لیتی ہے چنانچہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام مسجد لنڈن۔ شیخ نیاز احمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس اور کیپٹن عمر حیات صاحب کی بندوقیں پولیس نے قبضہ میں کرلیں۔ اور واپس نہیں کیں۔ دوسرے لائسنس اور اسلحہ بھی جو پولیس نے دوسرے مواقع پر اپنے قبضہ میں کئے تھے واپس نہیں کئے گئے۔

لوکل پولیس نے قادیان میں بذریعہ منادی اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی شخص دو بوری سے زیادہ گندم اپنے پاس نہ رکھے۔ اگر کسی کے پاس زیادہ گندم ہو تو پولیس میں اطلاع دے۔ ورنہ پولیس علم ہونے پر اسے گرفتار کر لے گی۔ قادیان سے گندم نکال کر اہل قادیان اور وہاں پر مقیم پناہ گزینوں کو بھوکا مارنے کی یہ نئی اور خطرناک تجویز ہے۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین

گورونانک علیہ الرحمۃ

"اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ کہ باوا نانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے... وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا۔ مگر افسوس اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔... ہائے افسوس ہمیں اس تصور سے رونا آتا ہے۔ کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا۔ اور گزر بھی گیا۔ مگر نادان لوگوں نے اس کے نور سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی۔"

(پیغام صلح مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مسجد لندن میں عید الفطر کی تقریب

گذشتہ سال اس مسجد میں پہلی بار تراویح ہوئی تھی لیکن اس سال برادرم ظہور احمد صاحب باجوہ کو جس قدر سورتیں یاد تھیں ان کی مدد سے ہم لوگوں کو تراویح پڑھاتے رہے۔ اس سال برادرم عبد السلام صاحب متعلم کیمرج یونیورسٹی اور خاکسار کو اعتکاف میں بیٹھنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ رمضان کے آخری ایام شب قدر کی اہمیت کے علاوہ دوستوں کے لئے بہت مشغولیت کے دن تھے۔ عید کی تیاری میں صفائی بارغ۔ مکان اور مسجد نے اکثر دوستوں کو مصروف رکھا۔ اس کے علاوہ آخری شب کو بعض دوست رات بھر کھانا وغیرہ کے انتظام میں کام کرتے رہے جناب عبد العزیز صاحب، عبد الوہاب صاحب حیدر آباد دکن اور عبد الرحیم صاحب ماریشس ساری رات کام کرنے کے علاوہ عید کے دن بھی سوائے نماز کے دیگر انتظام میں مشغول رہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

رمضان کے مبارک مہینہ کے ختم ہونے پر گو عید روزہ داروں کے لئے خوشی کا تحفہ لائی۔ مگر ہم لوگوں کے دل بجھے ہوئے تھے کیونکہ عید کی رات ریڈیو پر تقسیم پنجاب کی خبر معلوم ہوئی۔

صبح کے وقت نمازی اور مہمان آہستہ آہستہ آنے شروع ہوئے۔ اور ساڑھے گیارہ بجے جناب امام صاحب نے ایک ایسی جماعت کو نماز پڑھائی جس میں نہ صرف انگریز نو مسلم بلکہ فینی۔ پولش۔ ترکی۔ افریقین سوڈانی اور ہندوستانی مسلمان اخوت کے رشتہ میں منسلک خدائے واحد کے آگے سر عقیدت جھکانے حاضر ہوئے تھے۔ یہ نظارہ ایسا خوش کن اور ایمان افزا تھا۔ جو کہ جو غیر مہمان موجود تھے۔ وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے یہاں پر یہ لکھنا نامناسب نہ ہوگا۔ اگر بعض معززین کے اسماء سے بھی آگاہ کر دوں تا یہ معلوم ہو کہ یہاں کے چھوٹے بڑے سبھی کے دل پر اسلام آہستہ آہستہ اپنا نقش جماتا جا رہا ہے۔ الحمد للہ۔

انگریز معززین میں (۱) میجر آر۔ ایچ۔ جرمن۔ او بی۔ ای۔ ایم۔ سی۔ ایم۔ اے ٹاؤن کلرک جو کہ وانڈزورتھ کے میئر کی طرف سے نمائندگی کر رہے تھے۔

(۲) مسٹر ایون ریز جو کہ تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آج سے اکیس سال قبل جب کہ اس مسجد کا افتتاح ہو رہا تھا۔ اس وقت یہ بحیثیت میئر تقریب میں شامل تھے۔

(۳) وانڈزورتھ کے محکمہ صحت کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر الف۔ جی۔ کیسلے۔ ایم اے۔ ایم بی۔ ڈی پی ایچ ایم سی ایچ

(۴) آلڈرمین ای بوعث لاک روہیمپٹن کے وائس چیرمین۔

(۵) مسٹر ہیو ز۔ کے سی ممبر پارلیمنٹ

(۶) مسٹر جے اے بیکر وغیرہ

اس کے علاوہ انڈیا ہاؤس کی طرف سے مسٹر نیشرا اور مسٹر کر تشریف لائے تھے ہندوستانی معززین میں سے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر آر هر لال آئی۔ سی۔ ایس۔ معہ اپنی بیوی اور جناب سید مطلوب صاحب ایڈیٹر "سٹار" بمبئی۔ مسٹر جعفری نمائندہ اخبار "ڈان" سردار اقبال علی شاہ وغیرہ بھی مسجد میں رونق افروز تھے۔ اس کے علاوہ تقریباً چھ سات اخبار کے رپورٹر بھی تھے۔ اور دو اخباروں میں مسجد کے متعلق خبریں بھی شائع ہوئیں۔

نماز کے بعد جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد فضل عمر لندن نے بصیرت افروز خطبہ دیا

پھر جناب امام صاحب نے تقسیم پنجاب کے متعلق اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ باوجود اس کے کہ ضلع گورداسپور میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ پھر بھی ہمیں انڈیا کی طرف کر دیا گیا ہے۔ باؤنڈری کمیشن کا یہ فیصلہ یقینی طور پر ناانصافی پر مبنی ہے۔ اور اصول جمہوریت کے صریحاً خلاف۔ دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے امام صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں تا اللہ تعالیٰ ہمیں اس ابتلاء کے وقت صبر اور اس کے برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے۔ آمین

پھر جناب امام صاحب نے پاکستان کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان مسلمانوں کی حکومت بنی ہے ہم لوگ اس کے شاندار مستقبل کے لئے دعا گو ہیں لیکن ہمیں حضرت موسیٰ کی تعلیم سے سبق لینا چاہیئے جیسا قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت موسےٰ نے اپنی قوم سے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو اور صبر اختیار کرو۔ یقیناً زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔ وہی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور متقی کا انجام اچھا ہے۔ اس طرح پاکستان یقینی موجب رحمت ہوگا۔ اگر اس کی بنیاد تقویٰ پر ہوگی۔ اور مسلمانوں کو ان کے اسلامی اداروں کی ترقی کے سامان بہم پہنچائے اور اقلیت کو اپنے رواج کے قائم کرنے میں روک پیدا نہ کرے اگر ہم میں تقویٰ ہے تو ہم کبھی غلام نہیں رہ سکتے۔ لیکن اگر ہم میں تقویٰ نہیں تو گو ہم آزاد ہوں پھر بھی ہم غلام ہوں گے

آخر میں امام صاحب نے فرمایا کہ یہ عید ہمیں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی یاد تازہ کرتی ہے اگر ہم لوگ تقویٰ اختیار کریں اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے۔ اور رسولوں پر یقین کامل پیدا کریں۔ اور قرآن کریم سے علوم اور معرفت کے لاانتہا خزانے حاصل کریں۔ اپنی نمازوں کو قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کریں اور اپنے عہد کو پورا کریں۔ تب ہمارا ہر دن عید ہوگا پھر خدا ہمارا ہوگا اور وہ ہمیں من جملہ دیگر نعمتوں کے زمین کا وارث بنا دے گا۔ اور اپنے انعامات کی بارش ہم پر نازل فرمائے گا۔

خطبہ ختم ہونے پر احباب مبارکباد کہتے ہوئے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے تھے یہ نظارہ بھی ان لوگوں کے لئے عجیب تھا۔ دوسری چیز جو بالکل نئی تھی۔ وہ عورتوں کے لئے نماز کا انتظام تھا مسجد کے ایک کونہ میں چادر گھیر کر عورتوں کے نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور بیگم امام صاحب اور چند اور عورتوں نے عید کی نماز میں شرکت فرمائی۔

باہر لان (میدان) میں کھانے کا انتظام تھا۔ خدا کے فضل سے سورج بھی مسکراتا ہوا ہماری خوشی میں شریک تھا۔ یہ تقریب گو بہت شاندار تھی۔ مگر ہماری اصل عید اور حقیقی خوشی تو اسی دن ہوگی۔ جبکہ یہاں کے لوگ اسلام کے روشن اور چمکتے ہوئے اصولوں کو قبول کر لیں۔ تثلیث کے مرکز میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہو۔ اور دجالی فتنہ کا خاتمہ ہو چکا ہو بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی درخواست ہے تا ہماری حقیر کوششیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگذر فرمائے (آمین)

فقط والسلام۔ (سید سفیر الدین بشیر احمد)

جماعت احمدیہ اور جذبۂ ایثار و استقلال

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی)

بے شک آج اسلام کے دور ثانیہ میں بھی مومنوں کو انہی تکالیف اور مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے جنہیں دور اول میں گذرنا پڑا تھا لیکن مومن اس کے سامنے خوف و ہراس کوئی چیز ہی نہیں اس کے مقابل مشکلات کے بڑے بڑے پہاڑ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ تو ایثار و استقلال کا مجسمہ ہوتا ہے۔ جوں جوں حادثات زمانہ اسے اپنی لپیٹ میں لینا چاہتے ہیں۔ توں توں اس کا دل اور بھی ایمان میں تقویت پکڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے پائے استقلال میں کوئی لغزش واقع نہیں ہوتی۔ مومن سمجھتا ہے کہ ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کی پُر خطر گھڑیوں میں میرے مولےٰ کی طرف سے میرے لئے کوئی امتحان مقصود ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں اپنے دعوے ایمان میں صادق ہوں یا کاذب۔

اس وقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنے [illegible] آقا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور حضور کی خدمت اقدس میں اپنی جان و مال غرض ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے پیش کر دیں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

" ہمارا کام ہے کہ سچائی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور سچائی کے لئے ہمیں قربانیاں بھی کرنی پڑیں۔ تو ان سے دریغ نہ کریں۔ [illegible] سے جو دشمن ہم سے لے سکتا ہے۔ وہ ہم سے مال لے گا لیکن اگر ہم نے سچے دل سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ تو یہ مال کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ جب تک وہ ہمارے پاس رکھتا ہے ہم اس کا شکریہ ادا کریں گے اور جب خدا کہے گا کہ مال چھوڑ دو۔ تو ہم چھوڑ دیں گے پھر اور کیا چیز دشمن ہم سے لے سکتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ہمیں قتل کر سکتا ہے لیکن اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہم شہید ہو جائیں اور ابدی زندگی پائیں یہی وجہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی تائید میں مارا جاتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہے مردہ نہیں کیونکہ بظاہر یہ خیال آتا ہے کہ ایک انسان چوبیس سال کی عمر میں مارا گیا اگر وہ چالیس سال اور زندہ رہتا اور اسے نیکیوں کا موقع ملتا۔ تو وہ بہت بڑا روحانی درجہ حاصل کر لیتا اور جو مقام اسے بیس سال کی عمر میں حاصل تھا۔ اس سے بہت بلند مقام کا وارث ہو کر دنیا سے رخصت ہوتا اس وسوسہ کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو شخص شہید ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا [illegible] نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ اور [illegible] درجہ بلند ہوتا رہتا ہے [illegible] وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ [illegible] مردہ کہنا ہی غلط ہے۔ غرض اگر ہماری جان بھی دشمن لے لیتا ہے۔ تو یہ کونسی بڑی بات ہے بلکہ یہ تو خوشی کی بات ہے کہ ہمارا مولیٰ [illegible] کے بعد ہمارے قریب ہو گیا رہا اگر ہمارے عزیز رشتہ دار دین کے راستہ میں مارے جاتے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں بھی خدا کی ہیں ہمارا اپنا کیا حق ہے دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ

تبادلۂ آبادی کا اصول دونوں حکومتوں کیلئے نقصان دہ ہے

از جناب چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے واقفِ زندگی

آج کل آزاد ملکوں کی مظلوم اقلیتیں بے بسی اور بے کسی کی حالت میں اپنی جان بچانے کے لئے محفوظ جگہوں کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہیں۔ اکثر افرا تفری میں ہزاروں خاندان تباہ ہو چکے ہیں۔ لاکھوں جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ اور کروڑوں بلکہ اربوں روپے کی جائداد برباد ہو چکی ہیں یہ سب کچھ ان "آزادی" کے دشمنوں اور بداندیش لوگوں کی طرف سے جہالا کو پڑھاتے ہوئے سبق کا نتیجہ ہے۔ جنہوں نے ناعاقبت اندیشی سے سمجھ رکھا ہے کہ اقلیتوں کو ملک سے نکالے بغیر ملک کبھی صحیح معنوں میں "آزاد ملک" نہیں کہلا سکتے۔ بظاہر اس خونریزی کی بنا سیاسی اختلافات ہیں۔ مگر دراصل اس کی تہ میں مذہبی تعصب و کینہ کی بھٹی دہک رہی ہے۔ اور یہ بات اب اتنی واضح ہو چکی ہے۔ کہ اس کے لئے دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ کوئی مذہب اس کے افراد کو قتل کر دینے سے مٹ نہیں سکتا۔ نہ صرف مٹتا ہی نہیں بلکہ اس طرح اس کی ترقی کے لامحدود دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں۔ عیسائیت کو مٹانے کے لئے کس قدر اور کتنا لمبا عرصہ کوششیں ہوئیں۔ عیسائیوں پر کس قدر ظلم ہوئے عیسائیت کے دشمن بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ہُرد نامی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ عیسائیوں کو پکڑ کر ان کے گرد سوکھا ہوا گھاس باندھ کر اس پر مٹی کا تیل ڈال کر ان کو آگ لگا کر دل لگی کیا کرتا تھا۔ مگر کیا ان ظلموں کے نتیجہ میں عیسائیت مٹ گئی؟ یا کہ ان ظلموں کے برداشت کرنے کے نتیجہ میں ان کو دنیا کی حکومتیں ملیں! برہمنوں نے بدھ مذہب کو مٹانے کی ہزار کوششیں کیں اس کو مٹانے کی بجائے وہ خود ہی مٹ گئے۔ کفار مکہ نے مسلمانوں کو جبکہ ابھی وہ چند گنتی کے افراد تھے۔ برباد کر دینے کے لئے منظم پروگرام بنائے اور تیرہ سال تک انپر ستم ڈھاتے رہے مگر آخر خود برباد ہو گئے۔ ایسی ایک نہیں دو نہیں ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

اگر ان بدنصیب اقلیتوں کو ان کے آبائی وطنوں سے بدر کر کے ہی ملک صحیح معنوں میں "آزاد" ہو سکتا تھا تو اس کی ایک آسان صورت یہ بھی ہو سکتی تھی کہ اعلان "آزادی" سے ایک دو ماہ پہلے مہلت دی جاتی اور ان کو نوٹس دیا جاتا کہ مقررہ میعاد کے بعد جو شخص اس علاقہ میں ٹھہرا رہے گا۔ حکومت اس کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ وار نہ ہو گی اور اگر اقلیتوں کے ساتھ حکومتوں کو ہمدردی بھی ہوتی تو ان کو محفوظ جگہوں پر پہنچانے کے لئے مشترک فوج سے ان کی مدد کی جاتی پھر مقررہ میعاد کے بعد "آزادی" کا اعلان ہو جاتا۔ اس کے بعد "آزاد" حکومتوں کے "آزاد" افراد اپنے فعل میں آزاد تھے۔ جسے چاہتے اپنی آزادی میں شریک کرتے اور جسے چاہتے غلام بنا لیتے۔ یا اس کا خاتمہ کر دیتے۔ یا ... یہ سب کچھ ہو جاتا۔ اگر نیتیں نیک ہوتیں۔ ملک کے مدبروں اور بہی خواہوں نے اس وقت تک جو کچھ کیا نہایت ہی نامناسب کیا۔ اپنے گھروں میں سکھ اور چین کی زندگی بسر کرتے ہوئے لوگوں کے لئے ایسا ماحول پیدا کر دیا جس میں کہ ان کا مزید ٹھہرنا اپنے آپ کو دیدہ دانستہ موت کے منہ میں دینا تھا غریبوں کو جائدادوں سے محروم تو ہونا ہی پڑا تھا مسافرت میں مال و اسباب بھی لوٹا گیا۔ تلواروں برچھیوں اور گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ عورتوں کی عصمت دری کی گئی۔ غرضیکہ جو افعال شنیعہ اور اعمال قبیحہ اس "تہذیب" کے زمانہ میں کئے گئے ہیں۔ اس کی مثال جاہلیت کے زمانہ کی تاریخ میں بھی نہیں ملتی یہ ایک عجیب معمہ ہے۔ کہ حکومتوں کے ذمہ وار لوگ بدستور اعلان پر اعلان کرتے چلے جا رہے ہیں کہ قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔ نظر بندوں کے لئے کیمپ کھولے جائیں گے۔ فسادیوں کو فوراً گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا وغیرہ مگر آزاد ملک کے سپوتوں کی تیغ آبدار روز بروز زیادہ ہی چمکتی جا رہی ہے۔ اور ان کو کوئی بھی پوچھنے والا نہیں۔ شائد بیگناہ پناہ گزینوں کا خون بہانا اس تہذیب کے زمانہ میں قانون شکنی میں داخل نہ ہو۔ اس منظم بدنظمی اور تباہ کاری کو دیکھتے ہوئے دو ہی نتیجے نکالے جا سکتے ہیں۔ یا تو یہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ حکومتوں کے مشورہ اور ایما سے ہو رہا ہے اور یہ ہی تباہی مچانے والے خونخوار بھیڑئیے حکومتوں کے اپنے ہی چھوڑے ہوئے کارندے ہیں یہ شک یقین کی حد تک اس لئے بھی پہنچ جاتا ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک کے "محافظ" ملک میں امن قائم کرنے والے تنخواہ دار خود ڈاکوؤں اور حملہ آوروں کی پشت و پناہ بن رہے ہیں اور چنگے بھلے بستے گھروں کو لوٹنے اور اجاڑنے میں ان کی علی الاعلان مدد کر رہے ہیں۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ڈاکوؤں اور درندہ خصلت لوگوں کی طاقت ملک میں اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ حکومتیں بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتیں۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو رہا ہے حکومتیں ہی اس کی جواب دہ ہیں۔ اس جہان میں بھی اور خدا کے سامنے بھی۔

یہ مارے جانے والے لوگ کون ہیں؟ یہ وہی ہیں جن کی محنتوں کے نتیجہ میں حکومتوں کی ہستی قائم ہے۔ اس وقت ان غریبوں کی موت کا نقصان بظاہر کوئی معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس کا اثر زمانہ قریب میں خود حکومتوں کو بہت بڑی طرح سے بھگتنا پڑے گا۔ اور دیش کے ان سورماؤں کو جو اپنے ہی بھائیوں اور ہموطنوں کا خون بہانے کے ذمہ وار ہیں ان سے کہیں بڑھ کر اپنے زخموں کا درد محسوس کرنا ہو گا۔

تبادلۂ آبادی کا اصول نہ صرف پبلک کے لئے ہی نقصان دہ ہے۔ بلکہ خود حکومتوں کو بھی ایسے گورکھ دھندے میں ڈالا گیا جس کا صحیح حل سو سال تک بھی ہونا مشکل ہے ہزاروں خاندان تو تباہ ہو ہی چکے ہیں۔ جو افراد زندہ ہیں ان کی حالت مردوں سے بدتر ہے۔ تاجر پیشہ لوگ جو کل لاکھوں میں کھیلتے تھے۔ آج نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ کچھ اس اچانک صدمہ کے دکھ کی برداشت نہ کرتے ہوئے مر گئے۔ اور کئی پاگل ہو کر جلے ہوئے مکانوں کی خاک اپنے سر پر ڈال رہے ہیں۔ زمیندار لوگوں نے بستے ہوئے گھروں اور پکی ہوئی فصل کو چھوڑا۔ بے وطنی کی حالت میں عزیز رشتہ دار مارے گئے۔ عزت لٹی۔ پچھلے گھر چھوٹے۔ آگے سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔ بدن پر کپڑا نہیں۔ پیٹ پالنے کے لئے پاس پیسہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ دربدر پھر کر ٹکڑے مانگیں ان کے لئے اور کوئی چارہ نہیں۔ جو لوگ اپنی جائیدادیں چھوڑ گئے ہیں۔ اور خوش قسمتی (بدقسمتی؟) سے وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ ان کو معاوضہ دینے کی کوئی آسان اور صحیح صورت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ برسوں کے بعد غیر منقولہ جائداد کا کچھ ناقص ریکارڈ قائم کیا جائے۔ مگر منقولہ جائداد جس کی مالیت کھربوں روپے تک ہو گی اور جو اب لٹیروں کی نذر ہو چکا ہے اس کا معاوضہ وغیرہ دینا حکومتوں کی طاقت سے یقیناً باہر ہو چکا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ شروع ہی سے اس بات پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے اقلیتیں اپنی جگہ نہ چھوڑیں اور امن پسند اور وفادار رعایا بن کر رہیں خواہ پاکستان کی ہوں۔ یا ہندوستان کی حضور کے اس ارشاد کے ماتحت اس وقت جبکہ سارے مشرقی پنجاب سے تمام مسلم آبادی نکل چکی یا نکالی جا چکی ہے صرف ایک قادیان ہی کا شہر ایسا ہے۔ جہاں کی آبادی اپنی جگہ پر قائم ہے اور انشاء اللہ العزیز قائم رہے گی۔ اگر لٹیرے جبراً کوئی چیز اٹھا لیں گے تو جب عدل و انصاف کی گورنمنٹ قائم ہو گی۔ اور حکومت نے عدل و انصاف سے کام لیا۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو) تو وہ عینی شہادت کی بنا پر قانونی شکلوں کے خلاف عدل کا مطالبہ کریں گے۔ پس کوئی قوم اقلیت کو برباد کر کے کامیابی اور عزت کے ساتھ حکومت نہیں چلا سکتی۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے گاندھی جی نے بھی اعلان کیا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کی اکثریتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت کریں جن کا جان و مال اور جائداد کا بچاؤ ان کی امداد پر ہے۔ اور کہا کہ موجودہ حالات پر قابو پانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے اگر تمام ہندوؤں کو پاکستان سے نکال دیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا گیا تو دونوں ملک تباہ ہو جائیں گے۔ (سٹیٹسمین ۲۲ ستمبر)

پس حقیقی معنوں میں آزاد اور خوشحال ملک وہی ہو گا۔ جہاں ہر فرد و بشر کو ضمیر کی مکمل آزادی بنی نوع انسان کے ساتھ بلا امتیاز مذہب و ملت برابر کا سلوک ہو گا۔ ملک کی حکومت میں ہر عاقل بالغ کا دخل ہو گا۔ حکومت کسی فرد واحد یا کسی خاص قوم کی جدی ملکیت نہیں ہوا کرتی۔ دنیا کی سٹیج پر کئی جابر اور ظالم بادشاہ آئے اور کئی عادل اور منصف حکمران آئے نام دونوں کا تاریخ میں رہ گیا۔ مگر ایک کی یاد سے دل میں نفرت و حقارت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو دوسرے کے لئے دل میں عزت و توقیر پیدا ہوتی ہے۔

پس موجودہ بدامنی کو دور کرنے کے لئے ایک واحد علاج یہی ہے کہ اقلیتوں کو دوبارہ اپنی جگہ بسایا جائے۔ اس طرح لوگ اپنے اپنے گھروں کو دوبارہ حاصل کر کے اپنے گزشتہ نقصان کو جلد بھول سکیں گے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

پولیس افسر اور مجسٹریٹ کے گھروں کی خانہ تلاشی

لاہور یکم اکتوبر۔ کل سپیشل پولیس نے ایک پولیس مین کے مکان کی تلاشی لے کر بہت سا مال برآمد کیا۔ اس مال کی گمشدگی کی کوئی رپورٹ درج نہیں تھی۔ مخبر کی اطلاع پر پولیس نے ایک مجسٹریٹ کی تلاشی بھی کی۔ لیکن کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی۔

ڈپٹی کمشنر مسٹر ظفر الحسن نے عوام کو ہدایت کی ہے کہ وہ مکمل تحقیق کے بعد کسی مجسٹریٹ کے خلاف شکایت کیا کریں۔ اس طرح مجسٹریٹوں کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا امکان ہے۔

ہیضے کی روک تھام

لاہور یکم۔ اکتوبر۔ ہیضے کی روک تھام کے لئے حکومت پاکستان نے نہایت ہی وسیع پیمانے پر انتظامات کئے ہیں۔ لفٹننٹ کرنل ملک کی نگرانی میں ہیضے کی دوائی کی پہلی قسط جو ایک لاکھ چھہتر ہزار یونٹوں پر مشتمل ہے۔ لاہور بھجوائی گئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر ملک گلانسی میڈیکل کالج امرتسر کے پرنسپل تھے۔ اور آپ کو طبی تحقیقاتی کمیشن کے سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ بھیجا گیا تھا۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کی تلاشی نہ لیجائے

وزیر اعظم پاکستان کا اعلان

لاہور یکم اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے آج حکومت کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو جانے والے پناہ گزینوں کی تلاشی نہ لی جائے۔ حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ حکومتوں کے معاہدے کو پوری طرح عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ حکومت کی اعلان کردہ پالیسی سے انحراف نہایت ہی ناپسندیدہ حرکت ہے۔

آئندہ خلاف ورزی کرنے والے ذمہ دار حکام کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

مسلمانوں کا مشترکہ فوج کا مطالبہ

ٹھکرا دیا گیا

لاہور یکم اکتوبر۔ سنگل کو جو اطلاعات ریاست کشمیر اور پونچھ کے متعلق موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پونچھ میں مسلمانوں کا بے دردی سے قتل عام جاری ہے اور تقریباً ایک لاکھ مسلمان ریاست کو خیرباد کہکر باہر جا چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں نے جو مطالبہ مشترکہ فوج رکھے جانے کے سلسلے میں کیا تھا۔ ریاست کے حکام نے اسے رد کر دیا ہے۔ ڈوگرہ فوج کے علاوہ جو دن رات مسلمانوں کو خوفزدہ کر رہی ہے۔ کثیر تعداد میں مسلح سکھ ریاست میں داخل ہو رہے ہیں اور خوفناک نتائج کا خطرہ ہے۔

لاہور۔ یکم اکتوبر۔ حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کیمبلپور میں کل ایک غیر مسلم کو چھرا گھونپ دیا گیا اس واردات کے فوراً بعد شہر میں پانچ بجے شام سے لیکر صبح چھ بجے تک کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

قیام امن کے لئے مولینا ابوالکلام آزاد کی تجاویز

پنجاب و بنگال میں مخلوط وزارتوں کے قیام کا مشورہ

دہلی۔ یکم۔ اکتوبر۔ حکومت ہند کے شعبہ تعلیم کے رکن مولینا ابوالکلام آزاد نے موجودہ فرقہ وارانہ فسادات کا تجزیہ کرتے ہوئے قیام امن کے لئے حسب ذیل تجاویز پیش کی ہیں۔

۱۔ تمام اسکیموں اور سرگرمیوں کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے۔ ہم تلخ حقائق کا کھلے الفاظ میں اعتراف کریں۔ آج تینوں قوموں کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ مزید نفرت اور انتقام کا کھیل اب ختم ہونا چاہئے۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت کا انتظام کرنے میں ناکام رہنے کا اعلان کریں۔

۲۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کے درمیان لوگوں کو لانے کے انتظامات اور مستحکم ہونے چاہئیں اس کے علاوہ دونوں حکومتوں کو اپنے اپنے علاقوں میں ایسی پُر امن فضا پیدا کر لینی چاہئے جس میں اقلیتوں کے جان و مال محفوظ ہو سکیں۔ اور اپنے مستقبل کے متعلق کوئی معقول فیصلہ کر سکیں۔ اس وقت وسیع پیمانے پر تخلیہ محض خوف و ہراس کا نتیجہ ہے۔

۳۔ قیام امن کے بعد جو لوگ اپنے گھروں کو واپس جانا چاہئیں۔ ان کی پوری حوصلہ افزائی ضروری ہے۔ دونوں حکومتوں کو یہ احساس کرنا چاہئے کہ بیکار لوگوں کو پھر سے آباد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش ضروری ہے۔

۴۔ قیام امن کے بعد فرقہ وارانہ لائنوں پر ملازمتوں کی تقسیم پر بھی نظر ثانی کی ضرورت ہے

۵۔ جب تک مشرقی اور مغربی پنجاب اور مشرقی و مغربی بنگال میں مخلوط وزارتیں قائم نہیں ہونگی اقلیتوں کے قلوب میں امن و تحفظ کا احساس پیدا نہیں ہو سکیگا۔

۶۔ حکومت اور عوام کی طرف سے اس امر کا پروپیگنڈا بھی ضروری ہے کہ معصوم بچوں اور عورتوں کو موت کے گھاٹ اتارنا نہایت ہی شرمناک فعل ہے۔

پاکستانی فوجیں بحری راستے سے کراچی پہنچ گئیں

کراچی۔ یکم اکتوبر۔ کل پاکستانی فوجیں بصرے سے بحری راستے کے ذریعے کیماڑی پہنچ گئیں جونہی پاکستانی افسر اور فوجی جہازوں سے اترے فضا "پاکستان زندہ باد" اور "قائد اعظم زندہ باد" کے نعروں سے گونج اٹھی۔ فوجوں کو انتظام کے مطابق ٹرانزٹ کیمپ میں پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے انہیں اپنی اپنی کمپنیوں میں بھجوایا جائے گا۔

ریاست کشمیر میں دو قوموں کے نظریے کو کوئی جگہ نہیں دیجائیگی

رہائی کے بعد شیخ محمد عبد اللہ کے عزائم

سرینگر۔ ۳۰ ستمبر۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ محمد عبد اللہ نے کل اپنی رہائی کے بعد ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں کشمیر میں عوام کی ذمہ دار حکومت قائم ہونیوالی ہے۔ جو ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں سے مساویانہ سلوک کرے گی۔ مسٹر جناح کی مخالفت نیشنل کانفرنس کے فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ ہم ریاست کشمیر میں دو قوموں کے نظریے کو استوار نہیں ہونے دیں گے۔ اور مسٹر جناح نے پاکستان جن بنیادوں پر کھڑا کیا ہے۔ انہیں ختم کر دیں گے۔ شیخ محمد عبد اللہ نے کہا کہ اب جب ملک ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اب کشمیری عوام خود اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ وہ کس یونین میں شامل ہوں۔ آپ نے اس تقریر میں کانگرسی زعماء کی تعریف اور مسلم کانفرنس کے زعماء پر کڑی تنقید کی۔

سردار پٹیل مہاراجہ پٹیالہ اور دیگر ہندو سکھ زعماء کی کانفرنس

امرتسر۔ ۳۰ ستمبر۔ حکومت ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل۔ مہاراجہ پٹیالہ، ڈاکٹر گوپی چند بھارگو۔ سردار ایشر سنگھ مجھیل اور سردار پرتاپ سنگھ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے طیارے پر ساڑھے دس بجے صبح امرتسر پہنچے۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ میجر جنرل چھینی لالہ بھیم سین سچر اور دوسرے ہندو اور کانگرسی لیڈروں نے ہوائی اڈے پر ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد امرتسر ہوٹل میں مقتدر زائرین، حکومت مشرقی پنجاب کے وزراء اور مقامی لیڈروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں پناہ گزینوں کے تخلیے اور انتقامی کارروائیوں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس سلسلے میں عنقریب ہی کوئی بیان شائع کیا جائے گا۔

مسٹر لیاقت علی خاں کی سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے خان آف ممدوٹ اور میاں افتخار الدین کی معیت میں مغربی اور مشرقی پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں پر پرواز کی۔ انہوں نے لائلپور اور شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں وہ بلوکی ہیڈ کی طرف روانہ ہو گئے جہاں مختلف مقامات پر سڑک کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے باعث سکھ پناہ گزینوں کا ایک بہت بڑا قافلہ راستہ میں رکا پڑا تھا۔ بعض مقامات پر سیلاب زدہ دیہات کے باشندے اونچی اونچی جگہوں پر ڈیرے لگائے بیٹھے تھے۔ بلوکی سے وہ فیروزپور گئے جہاں سیلاب نے سڑک، فصلوں اور ریلوے لائن کو شدید نقصان پہنچایا ہوا تھا۔ ریلوے لائن اور انجن پانی کی سطح کے نیچے تھے۔ واپسی کے وقت انہوں نے جالندھر، بیاس۔ امرتسر اور واگہ کے علاقے دیکھے بیاس کا پانی بہت حد تک اتر گیا ہے اور جس مسلم پناہ گزینوں کے قافلہ کے بعض لوگ پانی میں بہہ گئے تھے۔ وہ اب پھر اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مشرقی اور مغربی پنجاب میں چاول کی فصل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

لاہور اور پشاور کے درمیان گاڑیوں کی آمد و رفت بند

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے راوی میں سیلاب آنے کے باعث بادامی باغ اور شاہدرہ باغ کے درمیان ریلوے لائن کو نقصان پہنچا ہے اس لئے لاہور سے پشاور، نارووال اور لائلپور کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت معطل ہو گئی ہے۔ جب بھی سیلاب کا زور کم ہوا۔ لاہور اور پشاور کے درمیان ۳ اپ اور ۴ ڈاؤن میل گاڑی چلانے کی کوشش کی جائے گی۔

مسلم پناہ گزینوں کے قافلہ پر حملہ

لاہور، ۳۰ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان پناہ گزینوں کا جو قافلہ ۲۸ ستمبر کو امرتسر سے پیدل پاکستان روانہ ہوا تھا۔ اس پر پاکستان کی سرحد سے ۶ میل کے فاصلہ پر سکھوں کے ایک بہت بڑے گروہ نے حملہ کر دیا۔ اس حملہ سے ۱۵۰ مسلمان ہلاک اور ۲۰۰ شدید مجروح ہوئے۔

ٹریڈ یونین آرگنائزیشن کا قیام

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ مغربی پنجاب کے ٹریڈ یونینوں اور آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس کی پنجاب پراونشل کمیٹی کی جنرل کونسل کے ارکان کا اجتماع ۲۸ ستمبر کو لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مغربی پنجاب کے لئے ایک علیحدہ ٹریڈ یونین آرگنائزیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ دوسرے پاکستانی صوبوں کے ٹریڈ یونین لیڈروں سے مل کر پاکستان کی ایک مرکزی ٹریڈ یونین آرگنائزیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مزدوروں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مغربی پنجاب کی مزدور کمیٹی کی حمایت کریں۔ مرزا محمد ابراہیم اور مسٹر فضل الٰہی قربان علی الترتیب مغربی پنجاب کی ٹریڈ یونین کے صدر اور جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ حکومت مغربی پنجاب کو پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنے کے معاملے میں ہر ممکن امداد کا یقین دلایا گیا۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

مرکزی حکومت پاکستان کا محکمہ اطلاعات

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ ایوان والیان ریاست کے سابق ڈائرکٹ پبلک ریلیشنز سید علی جواد پاکستان کے محکمہ اطلاعات میں پرنسپل انفریشن آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ وہ اپنے عہدہ کا چارج لینے کراچی پہنچ گئے ہیں۔

جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت کو افغانستان نے تسلیم کر لیا

ماسکو۔ ۳۰ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حکومت افغانستان نے جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

برقعہ پوش سکھ کی گرفتاری!

کراچی۔ ۳۰ ستمبر۔ کل بعد دوپہر ایک نوجوان سکھ کو گارڈن پولیس نے گاندھی باغ سے گرفتار کیا۔ یہ سکھ زنانہ مسلم برقعہ اوڑھے ہوئے تھا۔ اور اس کے پاس ایک پستول کچھ مادہ آتش گیر اور زہر کی ایک شیشی تھی جو پینے کے پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

پٹرول کے بارے میں ایک حکم کی تنسیخ

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پٹرول دیئے جانے پر جو پابندی عائد کر رکھی تھی۔ آج وہ واپس لے لی گئی ہے۔ اب ۸۔ اگست کے حکم کے مطابق پٹرول ملا کرے گا۔

تقریباً ڈیڑھ لاکھ مسلمان پاکستان پہنچ گئے

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ ۸۰ ہزار مسلمان پناہ گزینوں کا جو قافلہ ۱۳ ستمبر کو امرتسر سے روانہ ہوا تھا۔ وہ آج شام پاکستان کی حدود میں داخل ہو گیا ہے۔ تقریباً ۵۰ ہزار مسلمانوں کا ایک اور قافلہ موٹروں کے ذریعے آج پاکستان پہنچا ہے۔

تقریباً ۳۰ ہزار سکھوں کا قافلہ ۲۸ ستمبر کو بلوکی کے پل سے ہندوستان میں داخل ہو گیا تھا۔ ۳۰ ہزار سکھ بھائی پھیرو سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ۳۰ ہزار سکھوں کا ایک اور گروہ چنیوٹ سے لائلپور روانہ ہو گیا ہے۔

انڈونیشیا کی پنج سالہ سکیم

ماسکو۔ ۳۰ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کے وزیر امور عامہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی وزارت ایک پنج سالہ سکیم پر عمل شروع کر رہی ہے۔ جو زراعت اور بجلی کے کارخانوں کو ترقی دینے کے متعلق ہوگا۔

جلی ہوئی دکانوں کے لئے درخواستیں

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ شہر کی چار دیواری میں جلی ہوئی دکانوں کے لئے ۱۴ اکتوبر کو صبح ساڑھے دس سے چار بجے شام تک خالصہ آفس واقعہ موہن لال روڈ میں درخواستیں وصول کی جائیں گی درخواست دہندہ کو ایسی دکانوں کی مرمت کے لئے کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

۱۔ درخواست دہندگان کا پناہ گزین اور سابق تاجر پیشہ ہونا ضروری ہے۔ انہیں اس سلسلہ میں کسی ذمہ وار شخص کا سرٹیفکیٹ بھی درخواست کے ہمراہ بھیجنا ہوگا

۲۔ دفتر کے سامنے دوسری شرائط دیکھی جا سکتی ہیں۔

فوج پولیس اور حملہ آوروں کے جتھے میں دو بدو لڑائی

میانوالی یکم اکتوبر مغربی پنجاب کی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ میانوالی شہر میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ کل ساری رات مسلمانوں کا ایک غول غیر مسلموں پر حملے کی کوشش کرتا رہا۔ فوج۔ پولیس اور اس جتھے کے درمیان ساری رات دو بدو لڑائی ہوتی رہی۔ دونوں طرف سے نقصان جان ہوا۔ اس کے علاوہ صوبے کی عام حالت پُر امن بیان کی گئی ہے۔

لاہور کی پُر امن فضا پھر مکدر ہو گئی۔ نو غیر مسلم ہلاک

تھانہ مزنگ کے علاقہ میں ۳۶ گھنٹے کا کرفیو آرڈر

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ منگل کو نئی سنٹرل جیل سے ۹ غیر مسلم قیدی رہا کئے گئے۔ یہ قیدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل اور دو وارڈوں کی نگرانی میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کی طرف کیمپ میں جا رہے تھے۔ کہ نیو شیر روڈ کے چوک کے نزدیک مسلمانوں کے ایک جتھے نے ان پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔

اس واردات کی اطلاع پہنچتے ہی ڈپٹی کمشنر لاہور اور سید عنایت علی شاہ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور سختی سے تفتیش و تحقیق کی تاکید کی۔ چشم دید گواہوں کی مدد سے آس پاس کے تمام گھروں کی خانہ تلاشی کی گئی۔

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ نو غیر مسلموں کو ہلاک کر ڈالنے کی واردات کے فوراً بعد منگل کو مزنگ کے علاقے میں ۳۶ گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا

کیا امریکہ اور برطانیہ سے تیل کی مراعات چھین لی جائیں گی؟

لنڈن۔ ۳۰ ستمبر۔ ایک عربی ترجمان کے اس بیان کی وجہ سے کہ اگر فلسطین کے مسئلہ کا کوئی اطمینان بخش حل نہ سوچا گیا تو عرب امریکہ اور برطانیہ سے تیل کی مراعات واپس لے لیں گے۔ لنڈن کی تیل کی منڈی میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔

"فنانشل ٹائمز" نے لنڈن کے ایک تیل کے ماہر کا یہ بیان شائع کیا ہے کہ عربوں کی اس دھمکی سے مجھے کوئی تعجب نہیں ہوا۔ امریکہ کی حالت اس وقت بہت نازک ہے۔ امریکہ کی تیل کی سپلائی اس وقت اپنے عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔ اور وہ تیل کے وسیع ذخائر کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور وہ ذخائر مشرقی وسطی میں ہیں اگر امریکہ کو تیل سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔۔۔ تو اس کے نتائج بہت اہم ہوں گے۔ لیکن یہ بتانا مشکل ہے کہ اس انتصادی مقاطعہ سے عربوں کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ عرب ریاستوں کے پاس خود اتنی دولت نہیں کہ وہ تیل کے چشموں کو خود کام میں لا سکیں۔

مسٹر جی ایم سید اور عبد المجید سندھی غیر مشروط طور پر لیگ میں شامل ہو گئے

کراچی۔ ۳۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آج صبح مسٹر جی ایم سید اور شیخ عبد المجید سندھی نے اپنی تمام خدمات غیر مشروط طور پر حکومت پاکستان کے وزیر اعظم اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں کے سپرد کر دی ہیں۔

مسٹر جی ایم سید اور شیخ عبد المجید نے آج صبح جو ایک مشترکہ عہد نامہ مسٹر لیاقت علی خاں کو بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے مسٹر لیاقت علی خاں کی لاہور والی تقریر کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں انہوں نے سب مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ وہ متحد ہو کر پاکستان کے استحکام کے لئے کوشاں ہوں مسٹر سید نے "سندھ برائے سندھی" کا نعرہ بھی ترک کر دیا ہے۔ آپ مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے مسلم مظلومین کے سندھ میں آباد ہونے کے قطعی خلاف نہیں ہیں۔ کل صبح دس بجے پریس کانفرنس میں مسٹر جی ایم سید اور شیخ عبد المجید سندھی اپنے موقف کی وضاحت کریں گے۔

ہندوستان نے پاکستان کی تجویز مسترد کر دی

کراچی۔ ۳۰ ستمبر۔ حکومت ہندوستان نے پاکستان گورنمنٹ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے۔ کہ اتحادی اقوام کے غیر جانبدار شاہدین کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ دونوں نو آبادیوں کا دورہ کریں۔ اور صورت حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ مجلس اقوام متحدہ کے سامنے پیش کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے اپنے معاملہ میں غیر ملکیوں کی مداخلت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن سے ہیضے کے ساڑھے آٹھ لاکھ ٹیکے

پاکستان بھیجے جا رہے ہیں

لنڈن۔ ۳۰ ستمبر۔ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ پاکستان کے ہائی کمشنر اور ان کا اسٹاف ہیضہ کے آٹھ لاکھ اڑسٹھ ہزار ٹیکوں کی فراہمی کے لئے کام کر رہا ہے۔ ۱۷ ستمبر کو دو برطانوی فرموں کو انتالیس ہزار ٹیکوں کا حکم دیا تھا جو ہائی کمشنر اور سپلائی کے محکمہ کی کوششوں سے ۱۹ ستمبر کو وصول ہو کر اسی دن بذریعہ طیارہ کراچی روانہ کر دیئے گئے تھے۔ ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کو ایک لاکھ انتیس ہزار ٹیکوں کے حکم دیئے گئے جنہیں برطانی فرموں نے ۲۴ ستمبر سے ۲۷ اکتوبر تک پانچ قسطوں میں پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

مسٹر اے بی حبیب اللہ پاکستان ٹریڈ کمشنر ۲۴ ستمبر کو اڈ کر پیرس گئے۔ اور سات لاکھ ٹیکے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جو دو قسطوں میں ۷ اور ۱۴ اکتوبر کو ڈلیور کئے جائیں گے۔ جب تک پاکستان کو ضرورت رہے گی۔ پندرہ لاکھ ٹیکے فی ماہ سپلائی کئے جا سکیں گے۔

مسلم کانفرنس کے ارکان کشمیر اسمبلی کے اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے

سری نگر ۳۰ ستمبر۔ کشمیر اسٹیٹ اسمبلی کے موسم خزاں کا اجلاس کل شروع ہونے پر جموں کشمیر مسلم کانفرنس پارٹی کے ارکان نے چودھری حمید اللہ خاں اور مسلم لیگ کے تین دوسرے لیڈروں کے خلاف جلا وطنی کے حکم پر احتجاج کے طور پر اسمبلی کا اجلاس چھوڑ کر باہر نکل آئے۔ اجلاس سے باہر نکلنے سے قبل خواجہ غلام احمد ڈپٹی لیڈر نے ایک بیان دیا جس میں انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی کے لیڈر چودھری حمید اللہ خان کچھ دن ہوئے چند اہم کاموں کیلئے ریاست سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ جب انہوں نے کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے واپس کشمیر کا رخ کیا۔ تو کوہالہ پل کے قریب انہیں روک لیا گیا۔ ان کی جامہ تلاشی لی گئی۔ اور انہیں حکم پڑھ کر سنایا کہ کشمیر میں ان کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔ یہ اسمبلی کے ممبران کے اختیارات کی صریح توہین اور تحقیر ہے اور اس کے خلاف احتجاج کے طور پر میری جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس اجلاس کی کارروائی میں شرکت نہ کی جائے۔

مسٹر لیاقت علی خاں

آج عازم دہلی ہو جائیں گے

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں کل عازم دہلی ہو جائیں گے۔ جہاں آپ جائنٹ ڈیفنس کونسل میں شریک ہوں گے۔

مغربی پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل

لاہور۔ ۳۰ ستمبر۔ شیخ شبیر احمد ایڈووکیٹ (عارضی سیشن جج لاہور) کو مغربی پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah